حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی
سربراہ ندوۃ العلماء ۔ لکھنؤ ۔

محبّ گرامی منزلت زید لطفہٗ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ گرامی نامہ مورخہ ۲۸ ر اکتوبر کل ۷ ر نومبر کو ملا ۔ عرصہ کے بعد آپ کا اسم گرامی اور رسالہ کا نام دیکھ کر مسرت ہوئی ۔ آنکھیں ہمسایہ ملک کے دوستوں اور بزرگوں کے خطوط اور تحریروں کو ترس گئی تھیں اور کسی وقت خیال ہوتا تھا کہ شاید اب زندگی میں براہ راست خط و کتابت نہ ہو سکے گی ، نہایت عدیم الفرصتی میں یہ دو سطریں رفع انتظار کیلئے لکھوا رہا ہوں ۔

۱۔ دنیا کے مسلمانوں کو عموماً ، اور اس تحتی براعظم کے مسلمانوں کو خصوصیت کے ساتھ پاکستان کے اس فیصلہ سے جو مسرت ہوئی ، اسکو بہت طریقہ پر اس شعر کے ذریعہ ادا کیا جا سکتا ہے ، جو ایک شاعر نے بیت المقدس کی فتح پر اپنے اس قصیدہ میں کہا تھا ۔ جو صلاح الدین ایوبی کی خدمت میں پیش کیا تھا ۔

هذا الذی كانت الایام منتظر فلیوف لله اقوام بما نذروا

(ترجمہ) یہ وہ مبارک موقع ہے جس کا زمانہ عرصۂ دراز سے منتظر تھا ، اب لوگ اپنی وہ منتیں پوری کریں جو انہوں نے اس وقت کیلئے مان رکھی تھیں ۔

اس ایک فیصلہ نے افہام و تفہیم اور اطمینانِ قلب کی وہ خدمت انجام دی ، جو علماء کی سینکڑوں تصنیفات اور ہزاروں تقریریں نہ انجام دے سکتیں ، اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسلام اور تبلیغِ اسلام کے نام سے " احمدیت " کی تبلیغ کا جو کام کیا جاتا تھا ، وہ بے اثر اور بے بنیاد ہو گیا ۔

۲۔ اس فیصلہ کی اثر انگیزی اور انقلاب آفرینی کے باوجود علماء کی ذمہ داری کم نہیں ہوئی ، بلکہ بڑھ گئی ۔ مسئلہ کا فیصلہ اگرچہ حکومتی اور انتظامی سطح پر ہو گیا ۔ لیکن علمی اور فکری سطح پر بھی اسکو مختتم کرنے کیلئے ختمِ نبوت کے موضوع پر بلند پایہ اور یقین آفرین سنجیدہ اور محققانہ کتابوں اور مضامین کی ضرورت ہے ۔ کم سے کم عربی ، اردو اور انگریزی زبانوں میں اور بڑی قابلِ قدر اور فاضلانہ کتابوں کی موجودگی میں جو اسوقت تک تصنیف ہوئی ہیں ، اب بھی اسکی ضرورت ہے ۔

حضرت والد ماجد کی خدمت میں سلام کہئے ، اور دعا کی درخواست کیجئے ۔

(۸ ر نومبر ۱۹۷۴ء)